

دنیا میں اس کے ساتھ تمام شعبوں میں تعاون کریں تو کوئی وجہ نہیں وہ بھی مہذب دنیا میں اپنا کردار ادا نہ کریں۔ بلکہ ہم توقع کرتے ہیں۔ وہ بڑھ چڑھ کر جرائم کے خلاف نہ صرف نفرت کا اظہار کریں گے بلکہ اس کے خاتمے کیلئے کلیدی کردار ادا کریں گے۔

ہم یہاں یہ بھی عرض کر دیں کہ اب انسانی حقوق کے علمبرداروں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئے کہ شمالی اتحاد کس طرح افغانستان میں انسانی حقوق کی پامالی کر رہا ہے۔ مزار شریف اور کابل کی سڑکوں اور گلیوں میں کس طرح قتل عام کیا گیا۔ اس کا مشاہدہ اخبارات میں چھپنے والی تصویروں سے کیا جاسکتا ہے۔ اور اس بات کا خدشہ موجود ہے کہ وہ پشتونوں کے خلاف وسیع پیمانے پر انتقامی کارروائی کریں جس کے نتیجے میں وہاں نہ صرف خانہ جنگی ہوگی بلکہ وسیع پیمانے پر انسانیت کا قتل عام ہوگا۔

اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ پوری دنیا اپنے تمام وسائل بروئے کار لائے اور افغانستان کو قتل گاہ بننے سے روکیں۔ اور فوری طور پر جنگ بندی کا اعلان کریں اور افغانستان کا پائیدار حل تلاش کریں وہاں کے بڑے قبائل کے سرداروں کو اعتماد میں لیں اور مستقل ایک مشترکہ حکومت قائم کریں جس کی نگرانی اسلامی ممالک کی افواج کریں۔

مولانا محمد یحییٰ شرقی پوری کا سانسہ ارتحال

گزشتہ دنوں ممتاز عالم دین، ولی کامل حضرت مولانا محمد یحییٰ مختصر علالت کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون آپ کی وفات سے اہل حدیث بالخصوص اور عام مسلمان بالعموم ایک روحانی مربی اور مشفق انسان سے محروم ہوئے۔ آپ کا شمار ممتاز علماء میں ہوتا تھا۔ اور آپ بہتر داعی اور واعظ تھے۔ مکمل زندگی رضائے الہی کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ اور شرقی پور ایسے قصبے میں شمع توحید روشن کی اور کتاب و سنت کی تعلیمات کا پرچار کیا۔ آپ کے عمدہ اخلاق اور حسن سلوک کی بدولت لاتعداد لوگوں نے اہلحدیث فکر کو قبول کیا۔ آپ بہت کریم النفس تھے۔ مہمان نوازی اور ملنساری آپ کا خاص وصف تھا۔ علماء کی بڑی قدر کرتے اور حوصلہ افزائی فرماتے، آپ کی رحلت سے بہت خلاء پیدا ہوا ہے۔ ہم آپ کی وفات پر آپ کے صاحبزادگان بالخصوص حافظ مسعود عالم اور حافظ حمود الرحمن سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

رعایا اور عوام شدید نفرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ افغانستان پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ اور جس طرح وہاں مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔ اس پر خاموش رہنا بجائے خود بڑا جرم ہے۔ اس لئے تمام عالم اسلام کا فرض ہے۔ کہ وہ آگے بڑھے اور امریکہ کا ہاتھ پکڑے۔ اور افغانستان پر وحشیانہ بمباری کو روکوائے۔ اور مسئلہ کا حل اسلامی فورم پر تلاش کرے۔ طالبان بھی انسان ہیں ان سے غلطی سرزد ہو سکتی ہے۔ اس لئے اگر علماء مشائخ ان سے گفتگو کریں اور انہیں یہ احساس دلائیں تو ممکن ہے کہ یہ راستہ نکل آئے جس سے سانپ بھی مر جائے اور لٹھی بھی بچ جائے۔ بصورت دیگر نہ لٹھی رہے گی اور نہ سانپ۔

اس ضمن میں پورے دنیائے اسلام کے نمائندہ علماء پر مشتمل ایک مجلس تشکیل دی جائے جو طالبان سے رابطہ کر کے گفتگو کا آغاز کرے اور مسئلے کا سیاسی قانونی، اخلاقی اور شرعی حل نکالے ہم امید کرتے ہیں کہ اگر پیش رفت ہوئی تو طالبان خود اس قسم کے فیصلوں کا خیر مقدم کریں گے۔ افغانستان میں پائیدار امن قائم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ مقامی لوگوں کو اعتماد میں لیا جائے۔ اور افغان تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ وہاں آج تک کوئی ایسی حکومت کامیاب نہیں ہوئی جسے باہر سے مسلط کیا گیا ہو۔ اور بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ عرصہ دراز سے یہ مشق جاری ہے اور مختلف ممالک اپنی مرضی کی حکومت بنانے کیلئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لاتے ہیں لیکن اس کے نتیجے میں افغانستان خانہ جنگی کا شکار ہوا۔ اور روس وہاں اتنی بربادی نہ کر سکا۔ جو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے کی۔ اس لئے سابقہ تجربات کی روشنی میں یہ بات مد نظر رہنی چاہئے کہ باہر سے کسی گروہ کو مسلط کرنے کی بجائے ایسی حکومت کو بحال کیا جائے جس کے بارے میں افغان اتفاق کریں۔ بلاشبہ اس ضمن میں پاکستان کا ایک کلیدی کردار رہا ہے کیونکہ روس کے خلاف جنگ میں بھی پاکستان نے ہی مرکزی کردار ادا کیا۔ اور اب بھی پاکستان افغانستان کے حالات سے متاثر ہو رہا ہے۔

رہی بات افغانستان میں اسامہ یا القاعدہ تنظیم کے قیام کی تو اس ضمن میں ہم صرف یہ عرض کریں گے کہ اگر افغانستان کی طالبان حکومت کو تسلیم کیا جاتا اور اس سے تعاون کیا جاتا اور اسے تنہائی کا احساس نہ دلایا جاتا اور اسے دنیا سے الگ نہ کیا جاتا تو نہ اسامہ وہاں پناہ لیتا اور نہ ہی القاعدہ قائم ہوتی۔ ان اسباب پر غور کرنے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ کہ طالبان کو دیوار کیساتھ لگانے والے اور ان کے ساتھ غیر مساویانہ سلوک کرنے والے ہی اس کے ذمہ دار ہیں۔

امید کرنی چاہئے کہ اگر کوئی بھی افغان حکومت قائم ہو اور پوری